REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم شنبہ — ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۸/۱۳ — ۲۸ امان ۱۳۳۸ ہش — ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء — نمبر ۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق خاص دعا کی تحریک

ربوہ - جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کمر اور ٹانگ میں درد کے باعث عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے احباب رمضان کے بابرکت ایام میں خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔

عراق غیر جانبدار رہنے کیلئے معاہدہ بغداد سے الگ ہوا ہے

ہم اخلاقی طور پر روس کے زیادہ قریب ہیں (عراقی سفیر)

انقرہ ۲۷ مارچ - ترکیہ میں عراق کے سفیر طالب مشتاق نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ عراق اس لئے معاہدہ بغداد سے الگ ہوا ہے۔ کہ وہ مشرقی اور مغربی بلاک کے درمیان غیر جانبدار رہنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا معاہدہ ... سے علیحدگی کے باعث ترکیہ اور عراق ... کے دوستانہ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ نے مغربی طاقتوں پر الزام عائد کیا ہے۔ کہ اگر وہ اسرائیل کو معرض وجود میں نہ لاتے۔ تو عراق اور دوسرے عرب ملکوں کو موجودہ مشکلات پیش نہ آتیں۔

عراقی سفیر نے روس اور عراق کے تعلقات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ عراق نے روس سے جس قسم کے اقتصادی معاہدے کئے ہیں اسی قسم کے معاہدے وہ دوسرے ملکوں کے ساتھ بھی طے کرنے کو تیار ہے لیکن ہم اخلاقی طور پر روس کو قریب تر محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی باہمی کشیدگی کو دو بھائیوں کا جھگڑا قرار دیا۔ اور خیال ظاہر کیا کہ خاندانی تنازعات کی طرح یہ جھگڑا بھی طے ہو جائے گا۔

تبت نے خود مختاری کا اعلان کر دیا؟

نئی دہلی ۲۷ مارچ - دہلی پہنچنے والی غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق تبت میں آزادی کا اعلان کر دیا گیا ہے سرکاری حلقوں نے نہ ہی ان اطلاعات کی تائید کی ہے نہ تردید بھارتی لوک سبھا میں پنڈت نہرو سے تبت کی صورت حال کے بارے میں استفسار کیا گیا۔ لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ وزارت خارجہ بھارت سے رابطہ رکھنے والے حلقوں کی اطلاع کے مطابق لاسہ میں بھارتی قونصل جنرل کے دفتر کے نواح میں امن ہے۔ لیکن ان حلقوں نے اس اطلاع کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ لاسہ میں لڑائی بند ہو چکی ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں دلائی لامہ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تبت کی بہت کم اطلاعات بھارت پہنچ رہی ہیں۔ بہرحال خیال یہ ہے کہ ابھی تبت کے بعض علاقوں میں لڑائی ہو رہی ہے اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صوبہ خام میں لڑائی جاری ہے۔

روسی نائب وزیر خارجہ سے ہیمرشولڈ کی ملاقات

ماسکو ۲۷ مارچ - اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے روسی نائب وزیر خارجہ اے۔ کزنتسوف سے بات چیت کی۔ مسٹر ہیمرشولڈ بعض ایشیائی ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد ماسکو پہونچے تھے۔

پاکستانی شہریت کے لئے درخواست دینے والے

کراچی ۲۷ مارچ - ایک سرکاری اعلان میں اس عام تاثر کو غلط قرار دیا گیا ہے۔ کہ پاکستانی شہریت کے لئے درخواست دینے والے بھارتی باشندے اپنے ویزا یا پاسپورٹ کی میعاد ختم ہونے کے بعد بھی پاکستان میں قیام کر سکتے ہیں۔ اعلان میں آنے والے بھارتی باشندوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ محض شہریت کے لئے درخواست دائر کر دینا پاکستان میں قیام کی توسیع دینے کی وجہ جواز مہیا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا پاسپورٹ ویزا یا انٹری پرمٹ یا دوسرے متعلقہ قوانین کی رو سے پاکستان میں جتنے دن قیام کی ضرورت ہے۔ اس سے تجاوز کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکے گی۔

وزیر خزانہ نے بیان نہیں دیا تھا

کراچی ۲۷ مارچ سرکاری اعلان میں ایک خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کی تردید کرتے ہوئے کہا گیا ہے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا تھا کہ نہری پانی کی تقسیم کے سمجھوتے پر اب تک دستخط ہو چکے ہونگے

سیٹو کی وزارتی کونسل کا اجلاس

کراچی ۲۷ مارچ - وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر ۱۳ اپریل کو نیوزی لینڈ روانہ ہو رہے ہیں جہاں وہ سیٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ ان کے ساتھ صرف وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر بیگ اور جائنٹ سکرٹری مسٹر خان نیوزی لینڈ جا رہے ہیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں موسم بہار کی تعطیلات

ربوہ ۲۷ مارچ - مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول اطلاع دیتے ہیں کہ آج صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سالانہ نتائج کا اعلان ہونے کے بعد موسم بہار کی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے اب سکول ۱۳ اپریل بروز سوموار کھلے گا۔ نیا داخلہ بھی اسی روز سے شروع کر دیا جائیگا دوست بچوں کو وقت پر بھجوا دیں۔

مسجد احمدیہ ہیگ (ہالینڈ) میں درس قرآن مجید

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسجد احمدیہ ہیگ ہالینڈ میں ماہ رمضان کے شروع سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ قرآن مجید کا درس ہو رہا ہے۔ جس میں جماعت کے احباب بڑے ذوق و شوق سے شامل ہو کر مستفیض ہو رہے ہیں۔ اس سال مکرم ڈاکٹر سلیمان صاحب لنڈن سے اس مسجد میں رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کے لئے آرہے ہیں۔ (وکالت تبشیر)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاد دہانی

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انتخابات کی رپورٹ بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱/۳/۵۹ مقرر کی گئی تھی۔ مگر جماعتوں کی طرف سے بہت کم رفتار سے انتخابات موصول ہو رہے ہیں۔ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش سے جملہ جماعتوں کے انتخابات مقررہ میعاد یعنی ۳۱/۳/۵۹ تک دفتر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۹ء

تعلیم و تربیت

پچھلے دنوں یہاں تعلیمی کمشن مقرر ہوا تھا۔ جس کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ ایسی تجاویز پیش کرے۔ جو پاکستان میں ایک نیا تعلیمی نظام شروع کرنے کے لئے مفید ہوں۔ چنانچہ بعض اہل علم حضرات نے بھی کمشن مذکورہ کی مدد اپنے مشوروں اور تجاویز سے کی ہے۔ ان مشوروں اور تجاویز کا لب لباب یہ ہے کہ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے یہاں ایسا نظام تعلیم رائج ہونا چاہئیے۔ جو اسلامی آئیڈیالوجی کے مطابق ہو۔ اور جس کے ذریعہ مسلمان بچے اسلامی کردار بننے کے قابل ہوں۔ ذیل میں ہم ایک ایسے ہی مضمون کے جس میں تعلیمی کمشن کو ایک عالم نے مشورے دیئے ہیں۔ شروع کے الفاظ درج کرتے ہیں۔

"ہمارے ملک میں اس وقت دو طرح کے نظام تعلیم رائج ہیں۔ ایک وہ جس پر ہمارے پرانے طرز کے مدارس چل رہے ہیں۔ اور ہماری مذہبی ضروریات پوری کرنے کے لئے علماء تیار ہوتے ہیں۔ دوسرا وہ جو ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں رائج ہے لو مذہبی دائرے سے باہر ہمارے پورے نظام زندگی کو چلانے کے لئے کارکن تیار کرتا ہے۔ ان دونوں کے نقائص کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر ہمیں ان کے بجائے ایک ہی ایسا نظام تعلیم تجویز کرنا ہوگا۔ جو ہماری ساری قومی ضروریات کو بیک وقت پورا کر سکے"

اسکے بعد صاحب موصوف نے ابتدائی مباحث اٹھائے ہیں۔ اور آخر میں مفصل مشورے اور تجاویز پیش کی ہیں۔ ہم آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر جو آپ نے آج سے ساٹھ سال پہلے فرمائی تھی کا کچھ حصہ نقل کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ آپ نے مسلمانوں کو آج سے ساٹھ سال پہلے ہی مشورے دیئے تھے۔ جو آج اہل علم حضرات کمشن کو پیش کر رہے ہیں؛

ہمارے ملک میں انگریزوں نے اپنی ضروریات کے مطابق نظام تعلیم برپا کیا تھا۔ یہ نظام برطانیہ کے تعلیمی نظام پر تھا سرکاری سکولوں اور کالجوں میں مذہبی تعلیم کو بالکل منہا کر دیا گیا تھا۔ شروع میں صرف مشنری سکولوں میں روزانہ کچھ وقت انجیل پڑھائی جاتی تھی جس کا اثر یہ ہوتا تھا کہ بعض مسلمان اور ہندو عیسائی ہو جاتے تھے؛

جب ہندو اور مسلمان کچھ بیدار ہوئے تو انہوں نے بھی مشنری سکولوں اور کالجوں کی طرح اپنے اپنے سکول اور کالج کھول لے اور جس طرح وہ کچھ وقت انجیل کی تعلیم میں صرف کرتے۔ اسی طرح ان سکولوں اور کالجوں میں بھی اپنے اپنے مذہب کی کچھ تعلیم دی جانے لگی۔ یعنی ہندو مکتبوں میں ہندو مذہب کی تعلیم دی جاتی اور مسلمان مکتبوں میں اسلامی تعلیم کے لئے کچھ وقت دیا جاتا۔ ورنہ عام تعلیم سرکاری سکولوں ہی کی سی رہی۔ کیونکہ یونیورسٹی میں مذہبی مضامین کو نصاب میں شامل نہیں کیا گیا۔ اس لئے مذہبی سکولوں کی دینی تعلیم بھی عام طور پر رسمی ہی رہی۔ اور کوئی مفید نتیجہ کی حامل نہ ہوئی۔

اس کے باوجود جماعت احمدیہ نے تعلیم الاسلام سکول اور کالج کھول کر ایک ایسا نمونہ پیش کیا۔ کہ انگریزی دور میں جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ ان درسگاہوں میں صرف مذہبی تعلیم پر ہی کافی زور نہ دیا گیا۔ بلکہ دینی تربیت کا بھی پورا پورا انتظام کیا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی سختی سے کرائی جاتی ہے۔ اور تعلیم گاہ کے علاوہ ہوسٹل میں بھی طلباء کی پوری پوری نگرانی کی جاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اکثر غیر احمدی احباب بھی اپنے بچوں کو قادیان اور ربوہ میں تعلیم دلانا مناسب سمجھتے رہے ہیں۔ اور جہاں احمدی طلباء یہاں تعلیم پاتے ہیں وہاں کثرت سے غیر احمدی طلبا بھی داخل ہیں جن کو اپنے اپنے طریقہ پر مذہب کی پابندی لازماً کرنی پڑتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام سکول یا کالج میں جو بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ مذہب سے بھی پورے پورے آشنا ہوتے ہیں۔ اور یہ چیز ان کی یونیورسٹی کے مقرر کردہ نصاب میں بجائے مخل ہونے کے ممد معاون بنتی ہے۔ کیونکہ مذہب کی پابندی کی وجہ سے طلبا کا کردار بلند ہو جاتا ہے۔ اور وہ واہیات اور فضول اشغال میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔ اور تعلیم حاصل کرنے کی طرف زیادہ متوجہ رہتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے یونیورسٹی کے نتائج بھی یونیورسٹی کی اوسط سے اکثر بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اور ہوشیار اور محنتی طلباء ڈویژن بھی اچھی لیتے ہیں۔

پھر یہاں دوسرے سکولوں اور کالجوں کی نسبت مالی رعایات بھی بہت زیادہ ملتی ہیں۔ اور اکثر غریب بچے بھی اعلےٰ تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ملک کے بہتر اور مفید شہری بنتے ہیں۔ اور ہر طرف مذہبی ماحول ہونے کی وجہ سے طلبا اچھے اور ستھرے اخلاق کے مالک بن کر نکلتے ہیں۔ ویسے جائز کھیلوں کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے اور ہمارا سکول اور کالج کسی طرح دوسرے سکولوں اور کالجوں سے پیچھے تو کیا بلکہ اس لحاظ سے بھی کچھ آگے ہی ہیں

اس کے علاوہ لاہور یا دوسرے بڑے شہروں کی نسبت یہاں خرچ بہت کم ہے جس کی ایک وجہ تو عام رعایات ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں ایسے سامان سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔ جن میں طلباء فضول خرچیاں کر سکیں۔

بدیں وجوہات خاصکر احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف ربوہ میں تعلیم دلوائیں۔ تاکہ وہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ دینی تعلیم و تربیت بھی حاصل کر سکیں۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور لازم ہے۔ کہ احمدی بچے ہر نقطہ نظر سے تعلیم و تربیت پائیں۔ اور اگر وہ اپنی روزی پیدا کرنے کے لئے ملازمت یا کوئی پیشہ بھی اختیار کریں۔ تو وہ اسلام کا نمونہ ہوں

(باقی دیکھیں صہ پر)

نازم کہ خاک پائے مسیح محمدم

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

خوش مسلکم ہوائے مسیح محمدم
شادم کہ با خدائے مسیح محمدم

حاصل شود رضائے خدا در رضائے او
زاں طالب رضائے مسیح محمدم

در من بحر حسن آز دنیائے دوں مجو
چوں مقصدم خدائے مسیح محمدم

ایں دل بصد غنائے ز شاہان وقت خویش
زیرا کہ من گدائے مسیح محمدم

خواہم کہ من بہ مقصد پاکش شوم نثار
چوں عاشق و فدائے مسیح محمدم

من گرچہ کمترم ز غبارے و خاک پا
نازم کہ خاک پائے مسیح محمدم

از فرش تا بعرش نگاہم دویدہ است
دیدم ہمہ برائے مسیح محمدم

اے کاش ایں جہاں سر تحقیق داشتے
بشناختے ندائے مسیح محمدم

ہر قوم گر بدیدۂ حق بیں شناختے
دیدے نشانہائے مسیح محمدم

ہمارا تعلیمی نظام کیسا ہونا چاہیئے؟

آج سے ساٹھ ستر برس قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلمانوں کو مشورہ

"میری ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو!

میری یہ باتیں اسلئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو ان باتوں پر عمل کرو اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو۔ تا کہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو اس لئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے۔ اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں۔ تا کہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔

علوم جدیدہ کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کرو

مَیں اُن کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا۔

سچا فلسفہ قرآن میں ہے

جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔

علوم جدیدہ کو اسلام کے تابع کرنا چاہیئے

پس ضرورت ہے کہ آجکل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ مَیں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا انہیں موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دُور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ علوم کو اسلام کے تابع کرتے اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سُود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔ بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں بادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں

یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا نتیجہ

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چندروز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اسلام کو دُور چھوڑتا جاتا ہے۔ اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے۔ یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا بہت سے قومی لیڈر کہلا کر بھی اِس رمز کو سمجھ نہیں سکے۔ کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔ اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

میرا ایمان یہی کہتا ہے کہ اس دہریت نما نیچریت کے پھیلنے کی یہی وجہ ہے کہ جو شیطانی حملے الحاد کے زہر سے بھرے ہوئے علوم طبعی فلسفی یا ہیئت دانوں کی طرف سے اسلام پر ہوتے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے یا ان کا جواب دینے کے لئے اسلام اور آسمانی نور کو عاجز سمجھ کر عقلی ڈھکوسلوں اور فرضی اور قیاسی دلائل کو کام میں لایا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مجیب قرآن کریم کے مطالب اور مقاصد سے کہیں دُور جا پڑتے ہیں۔ اور الحاد کا ایک چھپا ہوا پردہ اپنے دل پر ڈال دیتے ہیں جو ایک وقت آ کر اگر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نہ کرے تو دہریت کا جامہ پہن لیتا ہے۔ اور وہی رنگ دل کو دیتا ہے جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

آجکل کے تعلیمیافتوں پر ایک اور بڑی آفت

آجکل کے تعلیمیافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مس نہیں رہتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں۔

تعلیم و تربیت دینی بچپن سے ہو

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ دینی علوم کی تحصیل کیلئے طفولیت کا زمانہ بہت مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کی نشو و نما ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے۔

اپنی ہمسایہ قوموں سے سبق حاصل کرو

مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اِس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہیئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو۔ اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کو پورا کرے۔ دیکھو تمہاری ہمسایہ قوموں یعنی آریوں نے کس قدر حیثیت تعلیم کے لئے بنائی کئی لاکھ سے زیادہ روپیہ جمع کر لیا۔ کالج کی عالیشان عمارت اور سامان بھی پیدا کیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر اپنے بچوں کی تعلیم کیطرف توجہ نہ کریں گے تو میری بات سُن رکھیں کہ ایک وقت ان کے ہاتھ سے بچے بھی جاتے رہیں گے۔"

(ملفوظات صفحہ ۹۶ تا ۹۸)

قرضہ۔ اُس کا منافع اور فقہاءِ اُمّت

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء ۔۔۔ ربوہ)

قرضہ کی تعریف

امام مالک اور انکے پیرو قرض کی یہ تعریف کرتے ہیں:۔

هو ان يدفع شخصٌ لآخر شيئاً له قيمةٌ ماليةٌ بمحض التفضل بحيث لا يقتضى ذالك الدفع جواز عاريةٍ لا تحل على ان يأخذ عوضاً متعلقاً بالذمة اصلاً بشرط ان لا يكون ذالك العوض مخالفاً لما دفعه

یعنی ایک شخص دوسرے کو صرف ثواب اور احسان کے طور پر کچھ مال دے اور یہ مال اس نے عاریۃً نہ دیا ہو۔ بلکہ مال لینے والے نے کچھ مدت بعد اتنا اور اسی جیسا مال واپس کرنے کی ذمہ داری لی ہو۔

امام ابوحنیفہ رح اور ان کے ماننے والوں نے قرض کی یہ تعریف کی ہے:۔

هو ما تعطيه من مالٍ مثلى لتتقاضى مثله

یعنی تو کسی کو ایسا مال دے۔ جس کی مثل موجود ہو تاکہ بعد میں اپنے دئے ہوئے مال کی مثل (یعنی جتنا دیا ہے۔ اتنے اور جیسا دیا ہے ویسے) کا مطالبہ کر سکے۔

امام شافعی رح اور ان کے مقلدین قرض کی مندرجہ ذیل تعریف کرتے ہیں:۔

هو تمليك الشئ على ان يرد مثله۔

یعنی کسی کو کسی شیٔ کا اس شرط پر مالک بنانا کہ بعد میں اس جیسی اور اتنی ہی چیز اسے واپس کی جائے۔

فقہ کے چوتھے امام احمد بن حنبل رح اور ان کے متبعین قرض کی تعریف میں کہتے ہیں

دفع مالٍ لمن ينتفع به ويرد بدله۔

یعنی کسی کو اس لئے مال دینا کہ وہ اسے خرچ کر کے اس سے فائدہ اٹھائے اور پھر بعد میں اس کا بدل اسے واپس کر دے۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ ص $\frac{۳۳۸-۳۹}{\text{جلد ۲}}$)

مذکورہ تصریحات کے مطابق فقہ کے مشہور مذاہب میں سے ہر مذہب نے قرض کی جو تعریف کی ہے اس سے یہ امر واضح ہو کہ قرض دینے والے کا قرض سے کوئی مالی فائدہ حاصل کرنا قرض کی حقیقت کے منافی ناجائز اور اسلامی ہدایات کے خلاف ہے۔

چنانچہ مالکی لکھتے ہیں:۔۔۔۔۔

يحرم ان يشترط فى القرض شرطاً يجرّ منفعة كان يشترط ان يأخذ سليماً ويعطيه ضعيفاً۔

یعنی قرض میں ایسی شرط لگانا ناجائز اور حرام ہے جس سے قرض دینے والے کو کوئی مالی فائدہ پہنچے۔ مثلاً یہ شرط لگائے کہ وہ ادنیٰ درجہ کا مال قرض دے گا اور اعلیٰ درجہ کا واپس لے گا۔

پھر وہ لکھتے ہیں:۔

يحرم على المقرض ان يأخذ هدية من المقترض الا اذا كانت عادةً بذالك من قبل۔

یعنی قرض دینے والے کا قرض لینے والے سے ہدیہ اور تحفہ لینا حرام ہے۔ البتہ اگر قرض کے معاملہ سے پہلے بھی وہ ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیتے رہتے تھے۔ تو پھر اس کے بعد بھی انکے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حنفی کہتے ہیں:۔

يكره ان يقرض شخص لآخر شيئاً فى نظير منفعةٍ۔

یعنی نفع کی گنجائش رکھ کر کسی کو قرض دینا مکروہ اور ناجائز ہے۔

شافعی تصریح کرتے ہیں

ان الشرط فى القرض ينقسم الى ثلاثة اقسامٍ الاوّل ان يجر نفعاً للمقرض وفى هٰذه الحالة يكون فاسداً مفسداً للعقد الثانى ان يجر نفعاً للمقترض كان يشترط المقترض ان يرد رديأً وقد اخذ جيداً وفى هذه الحالة يكون الشرط فاسداً والعقد صحيحٌ الثالث ان يكون للوثوق كطلب رهنٍ وكفيلٍ وهو صحيحٌ نافذٌ۔

یعنی منفعہ کے لحاظ سے قرض میں جو شرائط لگائی جاتی ہیں۔ انکی تین قسمیں ہیں۔

اوّل:۔ ایسی شرط جس کی وجہ سے قرض دینے والے کو کوئی زائد مالی فائدہ پہنچے ایسی شرط ناجائز ہے اور اسکی وجہ سے قرض کا معاہدہ فاسد ہو جاتا ہے۔

دوم:۔ ایسی شرط جس کی وجہ سے قرض لینے والے کو تو فائدہ ہو۔ لیکن دینے والے کو نقصان رہے۔ جیسے یہ شرط لگائی جائے کہ قرض لینے والا اعلےٰ جنس لے گا۔ لیکن واپسی ادنیٰ جنس میں کرے گا۔ ایسی شرط باطل ہو گی لیکن معاہدۂ قرض صحیح ہوگا۔ اور قرض لینے والا اسی درجہ کی چیز واپس کرے گا۔ جس درجہ کی اس نے لی تھی۔

سوم:۔ ایسی شرط جس کا مقصد قرض کی واپسی کو یقینی بنانا ہو۔ یعنی جو اس بات کی ضمانت ہو کہ قرض ضرور واپس مل جائے گا۔ جیسے رہن یا ضامن کی شرط ایسی شرط صحیح ہو گی۔ اور قانوناً اسے جائز تسلیم کیا جائے گا

اسی طرح ایک اور جگہ لکھا ہے یفسد القرض بشرطٍ يجر منفعةً للمقرض ۔۔۔ كان يقترض منه قمحاً غير نظيفٍ بشرط ان يرده له مغربلاً نظيفاً او يقترض ورقاً بشرط ان يردها ذهباً۔ یعنی قرض کو ایسی شرط فاسد کر دیتی ہے۔ جس سے قرض دینے والے کو فائدہ پہنچے مثلاً اس شرط پر قرض لے کہ ادنیٰ درجہ کی گندم لونگا۔ اور اعلیٰ درجہ کی صاف گندم واپس کرونگا۔ یا چاندی قرض لونگا۔ اور اس کے عوض سونا واپس کرونگا

عنبلیوں کا مذہب ہے:۔

لا يجوز ان يشترط فى عقد القرض شرطاً يجرّ منفعة للمقرض۔

یعنی قرض میں ایسی شرط جائز نہیں جس کا مقصد قرض دینے والے کو مالی فائدہ پہنچانا ہو۔

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ از ص ۳۴۰ تا ۳۴۵ جلد ۲)

حضرت امام بخاری رض نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رض سے روایت کی ہے۔ کہ ایک علاقہ کے لوگ دوسروں کو قرض دیتے اور اس کے صلہ میں ہدیے اور تحفے تحائف قبول کرتے اس پر آپ نے فرمایا یہ بھی سود خوری کی ایک صورت ہے اسی طرح امام بخاری رح نے التاریخ الکبیر میں حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرضہ دینے والا ایسا ہدیہ قبول نہ کرے جس میں اس کے قرضہ کے صلہ کا رنگ ہو۔ اسی طرح بیہقی اور حدیث کی دوسری متعدد کتابوں میں ایسی کئی حدیثیں مذکور ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ قرض کو نفع کا ذریعہ بنانا ربوا ہے۔ الخ

(روضۃ الندیہ ص $\frac{۱۲۶}{\text{جلد ۲}}$)

یہ امر مدنظر رہے کہ قرض دینے والے کے لئے جس نفع کا حاصل کرنا ناجائز ہے وہ وہ نفع ہے جو قرض دینے والے یا لینے والے کی طرف سے بطور شرط کے ہو۔ مثلاً یہ کہ قرض اس شرط پر دے۔ کہ اسقدر روپیہ ماہوار یا بالمقطع اسے منافع دیا جائے۔ یا قرض لینے والا کہے کہ اگر اسے قرض دیا جائے تو وہ اسقدر زائد روپیہ ادا کرے گا۔ اگر کسی کی طرف سے ایسی شرط نہ ہو۔ اور قرض لینے والا قرض کی واپسی کے وقت از خود کچھ زائد روپیہ ادا کر دے تو اس کے لئے میں کوئی حرج نہیں۔ اسیطرح اگر قرض کے عوض میں قرض دینے والے نے کوئی جائداد رہن لی ہے تو وہ اس جائداد کی آمد لے سکتا ہے۔ لیکن یہ زائد آمد قرض کی وجہ سے نہیں بلکہ اس ذمہ داری کی وجہ سے ہے۔ جو رہن کی حفاظت اور اس پر ہونے والے اخراجات برداشت کرنے کی وجہ سے اس نے اٹھائی ہے۔ پس اس فائدہ کا تعلق براہِ راست قرض سے نہیں۔ بلکہ رہن کی حفاظت کی ذمہ داری سے ہے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

درخواست دُعا

خاکسار کی چھوٹی لڑکی رقیہ بیگم گزشتہ دو ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار چلی آرہی ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے۔ احباب کرام اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک کے ایام میں خاص طور پر دُعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

مستری عبدالکریم
رام گڑھ لاہور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

شیطان کا منصب

(از مکرم و محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

(قسط نمبر ۴)

شیطان و ابلیس کا خارجی شکل و صورت میں متمثل ہونا

تیسرا سوال اس تعلق میں اٹھایا جاسکتا ہے کہ ملائکۃ اللہ کا وجود جس طرح الگ ہے اور ان کا تمثل ہوتا ہے آیا اسی طرح شیطان اور ابلیس بھی متمثل ہوتے ہیں؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ شیطان و ابلیس اپنے ماحول میں اسی طرح تمثل ہوتے ہیں جس طرح ملائکۃ اللہ اپنے اپنے ماحول میں۔ ان کا وجود فرضی اور خیالی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کا کسی نہ کسی شکل و صورت میں تمثل بھی حقیقت پر مبنی ہے اور یہ تمام تمثلات خدا تعالیٰ کی صفت مصوریت کے تحت ظہور پذیر ہوتے ہیں انبیاء کے زمانہ میں خصوصیت سے شیطان و ابلیس نفس ناطقہ کے باطن میں بھی اور خارج میں بھی دونوں قسم کے ماحول میں اندھیر نوع کے مظاہر کی صورت و شکل میں پوری قوت و طاقت سے متمثل ہوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے پر بڑے زور سے اپنا اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ سورۂ انعام میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کذالک جعلنا لکل نبیّ عدوًا شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربّک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔ (آیت ۱۱۳)

اس آیت سے پہلے نزول ملائکہ اور مردوں کے حشر وغیرہ کا ذکر ہے اور اسی سیاق میں مذکورہ بالا آیت ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

"اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں ان شیطانوں میں سے بھی جو انسان ہیں۔ اور ان شیطانوں میں سے بھی جو جنّ ہیں۔ ایک دوسرے کو فریب دہی اور ملمع سازی کی باتیں وحی کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے اس لئے تو انہیں رہنے دے۔ جو چاہیں افترا کریں۔"

یعنے یہ دونوں ملکی اور شیطانی نظام خدا تعالیٰ کی پر حکمت مشیت کے تحت قائم کئے گئے ہیں۔ اگر اس کی مشیت نہ ہوتی تو ان کی طاقت نہ تھی کہ ایسا ہی کرتے۔ اور فرماتا ہے۔

وتمت کلمۃ ربک صدقًا وعدلًا۔ لا مبدل لکلماتہ وھو السمیع العلیم

حق کا آخر غلبہ ہوگا۔ اور باطل حق کے سامنے ضرور جھکے گا۔

آیات مذکورہ بالا میں شیطان کا تمثل حقیقی قرار دیا گیا ہے خواہ از قسم جنّ یعنے پوشیدہ ملکات نفس ناطقہ ہو خواہ وہ از قسم بشر ہو۔ یہ تمثل آنکھوں سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ جس طرح ملائکہ دیکھے جاتے ہیں اور عقل سے بھی اس کی حقیقت سمجھی جاسکتی ہے جس کے لئے اس لطیف ادراک کی ضرورت ہے جو عالم روحانی کے اسرار سمجھنے کے لئے ضروری ہے انہیں بیان کرنے کے لئے عام بول چال کے الفاظ اختیار کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ محض الفاظ کے ظاہر پر نظر رکھنے سے ان حق و حکمت کی باتوں کا سمجھ میں آنا مشکل ہے۔

ملاءِ ملکیہ اور ملاءِ شیطانیہ کے خارجی وجود سے متعلق، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور لطیف حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے۔ حضورؑ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۸۳ پر لکھتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا تمام قانون قدرت ہم پر ثابت کر رہا ہے کہ جس قدر ہمارے نفوس و قویٰ و اجسام کو اسی ذات مبدأ فیض سے فائدہ پہنچتا ہے وہ بعض اور چیزوں کے توسط سے پہنچتا ہے۔ مثلاً اگرچہ ہماری آنکھوں کو وہی روشنی بخشتا ہے مگر وہ روشنی آفتاب کے توسط سے ہم کو ملتی ہے اور ایسے ہی رات کی ظلمت جو ہمارے نفوس کو آرام پہنچاتی ہے۔ اور ہم اپنے نفوس کے حقوق ادا کر لیتے ہیں وہ بھی درحقیقت اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔ کیونکہ درحقیقت ہر یک پیدا شدہ کی علت العلل وہی ہے پھر جبکہ ہم دیکھتے ہیں یہ ایک بندھا ہوا قانون قدیم سے ہمارے رنادہ کے لئے چلا آتا ہے کہ ہم دوسرے کے توسط سے ہر یک فیض خدا تعالیٰ کا پاتے ہیں ...... اسی سے ثابت ہے کہ صرف ہمارے قویٰ ہماری انسانیت کے کل کو چلانے کے لئے کافی نہیں ہیں ضرور ہمیں خارجی مددوں اور معاونوں کی حاجت ہے ...... جہاں تک ہم نظر اٹھا کر دیکھتے ہیں اور جس قدر ہم اپنے فکر اور ذہن اور سوچ سے کام لیتے ہیں صریح اور صاف اور بدیہی طور پر ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر یک فیضان کے لئے ہم میں اور ہمارے خداوند کریم میں علل متوسطہ ہیں جن کے توسط سے ہر یک قوت اپنی حاجت کے موافق فیضان پاتی ہے ..... سو قانون قدرت کے ملاحظہ نے قطعی اور یقینی طور پر ہم پر کھول دیا کہ وہ محارات اور معاونات خارج میں موجود ہیں۔ گو ان کی کنہ اور کیفیت ہم کو معلوم ہو یا نہ ہو مگر بہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ وہ نہ بہ ذات خدا تعالیٰ ہیں اور نہ ہماری قوتیں اور ہمارے ہی ملکے ہیں بلکہ ان دونوں قسموں سے الگ ایسی مخلوق چیزیں ہیں جو ایک مستقل وجود اپنا رکھتی ہیں۔ اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الی الخیر رکھیں گے تو اسی کو ہم روح القدس اور جبرائیل کہیں گے۔ اور جب ہم ان میں سے کسی کا نام داعی الی الشر رکھیں گے تو اسی کو ہم شیطان اور ابلیس کے نام سے موسوم کریں گے یہ تو ضرور نہیں کہ ہم روح القدس اور شیطان ہر یک تاریک دل کو دکھلا دیں مگر عارف ان کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور کشفی شہادات سے وہ دونوں نظر بھی آجاتے ہیں۔" (مفصل بحث دیکھیں صفحہ ۸۳ تا ۸۹ بمع حاشیہ)

احمدیت نے زمانہ کے ایک اہم تقاضہ کو پورا کیا

(از مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ربوہ)

۲ مارچ ۱۹۵۹ء کا واقعہ ہے کہ نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ ایک نوجوان محراب کے پاس آکر کھڑے ہوگئے جو اپنی وضع قطع سے مشرقی اور مغربی تہذیب کا ملاپ معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ یورپین کاٹ کا سوٹ پہنے اور سیاہ رنگ کی ایرانی یا جناح کیپ زیب سر کئے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر قدرتی طور پر مجھے خیال گذرا کہ یہ نوجوان کوئی اہم تقریر یا تحریک فرمائیں گے مگر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ اس نوجوان نے حدیث کی کتاب کھول لی اور فرفر حدیث پڑھنا شروع کردی۔ عربی الفاظ کی صحت اور حدیث کا با محاورہ ترجمہ اور تشریح اس امر کی غمازی کر رہی تھی کہ اس نوجوان کو اردو زبان ورثے میں ملی ہے اور علوم عربیہ پر بھی عبور حاصل ہے۔ جن احادیث کا ترجمہ اور تشریح کی گئی چونکہ نفس مضمون کے لحاظ سے وہ مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتی تھیں اس لئے میری توجہ نفس مضمون سے ہٹ کر اس طرف منعطف ہوگئی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صحیح معنوں میں زمانے کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ہمارے انیسویں صدی کے ربع آخر کے بزرگ جو مسلمانوں کی پستی کو دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے اور ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے کبھی انگریزی تعلیم کو واحد ذریعہ فلاح سمجھتے اور کبھی عربی علوم کی ترویج کو ذریعہ نجات قرار دیتے تھے مگر ان کے پاس اس مشکل کا کوئی حل موجود نہ تھا کہ اگر نوجوانوں کو انگریزی پڑھاتے ہیں تو وہ مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو جاتے ہیں اور اسلام سے بالکل بیگانہ اور اگر عربی علوم پڑھاتے ہیں تو ملائیت ان پر غالب آجاتی ہے اور وہ دنیاوی لحاظ سے بالکل نکمے ہو جاتے ہیں۔ علیگڑھ سے ایسے نوجوانوں کی ایک قوم پیدا ہوئی جس میں قومی روح موجود تھی۔ اور مدرسہ دیوبند اور دیگر مدارس سے ایسے نوجوان اٹھے جو اپنے گذارہ کے لئے مسجدوں کی امامت کا سہارا لینے پر مجبور ہوگئے۔ مگر ایسے نوجوان کہاں تھے جو ایک طرف مغربی علوم سے آراستہ ہوں تو دوسری طرف علوم دینیہ کی دستار زیب سر کئے ہوئے ہوں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور آپ کے دو خلفاء کرام کی توجہ نے موجودہ زمانے میں مسلمانوں کی اس مشکل کو اس طرح حل کر دیا ہے کہ ہمارے نوجوان خدا تعالیٰ کے فضل سے بیک وقت دینی اور دنیاوی علوم سے آراستہ ہیں۔ انہوں نے مغربی اور مشرقی علوم کو اپنے میں کچھ ایسا سمویا ہے کہ کوئی حصہ اپنی حد تجاوز سے بڑھنے نہیں پاتا۔ پس ضرورت ہے کہ ہماری نئی سکیم میں ثانوی تعلیم کی تدریج اس طرح کی جائے۔ کہ مغربی علوم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث اور فقہ کو بھی برابر کا درجہ دیا جائے تاکہ ایک حصہ دوسرے حصہ کی تکمیل کا باعث بنے

مسجد مبارک میں حدیث کا درس دینے والے نوجوان جن کا میں نے ابتداء میں ذکر کیا ہے مکرم سید داؤد احمد صاحب بی۔ایس۔سی ہیں جو حضرت سید محمد اسحٰق صاحب فاضل دہلوی (مرحوم) کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ بائے اور پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہیں۔ آپ نے جامعۃ المبشرین ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ دو سال قیام انگلستان کے بعد پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آتے ہی جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے۔

آمین

رمضان المبارک اور مجالس انصار اللہ

انصار اللہ کے سال رواں کے پروگرام میں منجملہ دیگر امور کے ایک نہایت ضروری امر جو شامل ہے وہ یہ ہے۔

"رمضان شریف میں ایک خامی دور کر کے کم از کم ایک نئی خوبی پیدا کرنا" ایک خامی دور کرنا اور ایک خوبی پیدا کرنا تو کم از کم ہے۔ اگر ہمارا نصب العین فاستبقوا الخیرات ہے تو ہمیں ان مبارک ایام میں جو اصلاح نفس کے لئے مخصوص ہیں۔ زیادہ سے زیادہ خامیاں دور کر کے زیادہ سے زیادہ خوبیاں مستقل طور پر اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے احباب اپنے اپنے حلقوں میں اس امر کی تلقین فرماتے رہیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددھانی

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انتخابات بھجوانے کی تاریخ ۳۱/۳/۵۹ مقرر کی گئی تھی۔ مگر جماعتوں کی طرف سے بہت کم رفتار سے انتخابات موصول ہو رہے ہیں امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کی توجہ خاص طور پر اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی پوری پوری کوشش سے جملہ جماعتوں کے انتخابات مقررہ میعاد یعنی ۳۱/۳/۵۹ تک دفتر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ جس جماعت کی طرف سے مقررہ تاریخ تک انتخاب موصول نہ ہوا وہاں یہ سمجھ لیا جائے گا۔ کہ وہاں اب جماعت نہیں رہی۔ اس کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائیگا جس جگہ صرف افراد ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ نزدیک ترین جماعت میں اپنے آپ کو شامل کرلیں۔ انتخابات قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے جملہ اراکین مجلس کی فہرستیں مع جملہ کوائف (جو کہ فارم ہائے رکنیت میں درج کئے جاتے ہیں) جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمادیں۔

اکثر مجالس نے ابھی تک فارم ہائے رکنیت خدام سے پُر کروا کر مرکز کو ارسال نہیں کئے ان مجالس کے قائدین کا فرض ہے کہ اپنی اولین فرصت میں اس اہم کام کو بھی سرانجام دیں۔ اور تمام فارم ہائے رکنیت پُر کروا کے مرکز میں بھجوائیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس فارموں کی کمی ہو تو وہ مرکز سے منگوالیں۔

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ــــ ربوہ

استادوں کی ضرورت

سلسلہ احمدیہ کے مرکزی سکول ــ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ــ میں نئے تعلیمی سال سے متعدد خالی آسامیاں پُر کرنا مقصود ہے۔ مرکز کی برکات سے متمتع ہونے کے خواہشمند دوست جماعت کے عہدیداروں کی سفارش کے ساتھ اپنی مفصل درخواستیں جلد بھجوادیں۔ تنخواہ کا گریڈ اور الاؤنس کی شرح گورنمنٹ سکیل کے مطابق ہوگی۔

(۱) بی اے بی ٹی   (۲) ایف اے یا ایف ایس سی۔ سی ٹی
بی ایس سی بی ای ڈی   (۳) ایس وی

ہیڈ ماسٹر۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ــ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار جگر و معدہ کی خرابی کے باعث لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمادے۔

(سید مشتاق احمد سمبلپور ــ اڑیسہ)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ایک ضروری اعلان

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں احباب اپنے تزکیۂ نفس اور ترقی ایمان کے لئے بہت سی عبادات بجالاتے ہیں۔ ان میں سے ایک فطرانہ ہے۔ یعنی صدقہ فطر جس کی ادائیگی نماز عید سے پہلے ہر مومن مرد اور عورت پر واجب ہے۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کے والدین فطرانہ ادا کریں۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ نصف شرح پر ادائیگی کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جاوے۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اس لئے مروجہ بھاؤ کے لحاظ سے فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کسی جگہ گندم کے نرخ میں کمی بیشی ہو۔ تو مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

۲۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ فطرانہ کی کل وصول شدہ رقم کا دسواں حصہ براہ راست محترم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ربوہ کی خدمت میں بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ اس رقم کو حضور اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین اور نادار اصحاب میں تقسیم کر سکیں۔ باقی نو حصے مقامی غرباء میں تقسیم کر دئے جائیں۔ البتہ اگر کسی جماعت میں کوئی فرد فطرانہ کا مستحق نہ ہو۔ یا مستحق احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ جاوے۔ تو وہ چندہ کے ساتھ نظارت بیت المال کو بھجوادی جاوے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ شروع ماہ رمضان میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جاوے۔ تا عید سے پہلے پہلے مستحقین کو پہنچ جاوے۔ اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو جاویں۔ اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ فطرانہ میں سے کوئی رقم آئندہ کسی غرض پر خرچ کرنے کے لئے ریزرو رکھ لی جاوے۔ تمام رقم جو مستحقین میں تقسیم ہونے سے بچ جائے۔ وہ فوری طور پر نظارت بیت المال کو بھجوا دینی چاہیئے۔

۳۔ عید فنڈ کے متعلق گذشتہ سال بھی وضاحت سے اعلان کیا گیا تھا کہ یہ خالصتہً مرکزی چندہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اس فنڈ میں سے کوئی رقم مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ پس تمام عہدیداروں کا فرض ہے کہ یہ رقم تمام و کمال جمع ہوتے ہی مرکز میں ارسال فرمادیں۔ والسلام۔

(ناظر بیت المال ــــ ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء ضلع اور ڈویژنل امراء کا انتخاب نئے عہدیداران کی منظوری کے بعد ہوگا۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اعانت ریویو آف ریلیجنز

مکرم مسٹر محمد اشرف صاحب بٹ آف ممباسہ مشرقی افریقہ نے ازراہ کرم مبلغ ۳۰/- روپے غیر از جماعت احباب کے نام ریویو جاری کرنے کے لئے عنایت فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ــ امید ہے کہ ہمارے دیگر احباب کرام بھی اس ضروری شعبے کی طرف توجہ فرمائینگے

(مینیجر ریویو)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چچا محمد دین صاحب ۱۶/۳/۵۹ کو شہر سیالکوٹ میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم احمدیت کے نڈر سپاہی تھے اپنے پیچھے ۴ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے لئے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے

(محمد احمد نظام فیورٹ سٹور ربوہ)

۲۔ میری والدہ جن کی عمر ۸۵ سال تھی۔ مورخہ ۲/۳/۵۹ بروز اتوار کو تین بجے شام وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام نبی ریلی بازار سرگودھا)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۸۴۲: میں بشریٰ خانم نصرت بنت چوہدری عبدالرشید منہاس قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے حق مہر مبلغ چھ صد روپے اور زیور مالیتی -/۱۴۰ یکصد چالیس کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ کل مبلغ -/۷۴۰ روپے کی جائیداد غیر منقولہ ہے میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: بشریٰ خانم نصرت زوجہ عبدالرشید منہاس دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ صدر
گواہ شد: عبدالرشید منہاس خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ صدر
گواہ شد: مسعود احمد سیکرٹری مال حلقہ دارالصدر شرقی

نمبر ۱۵۰۶۴: محمد ناظم خاں غوری ولد عبدالحمید خاں غوری قوم پٹھان پیشہ گورنمنٹ ملازم عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ماہ رمضان ۱۳۷۴ھ ساکن ٹبورا صوبہ ٹانگانیکا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ جنوری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ میری تنخواہ پر ہے۔ جو -/۵۷۵ شلنگ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کسی قسم کی جائیداد میرے نام ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو تسلیم کرتا ہوں۔ محمد ناظم خاں غوری بقلم خود ٹبورہ ٹانگانیکا ایسٹ افریقہ

گواہ شد: سردار حیات احمد سیکرٹری مال ٹبورا
گواہ شد: چوہدری عنایت اللہ احمد مبلغ تحریک جدید ٹبورا

نمبر ۱۵۱۴۴: میں کرم نور زوجہ محمد لیسین قوم لاتھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات حال کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف ایک نکلس طلائی اور ایک جوڑی کانٹے طلائی ہے۔ ان دونوں کا مجموعی وزن سوا پانچ تولے ہے جس کی اس وقت بازاری قیمت پانصد روپیہ ہے۔ میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اسی طرح میں اپنے حق مہر جو کہ مبلغ ایک -/۱۰۰۰ ایک ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت بحساب ۱/۱۰ حصہ حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

الامۃ: کرم نور
گواہ شد: محمد لیسین خاوند موصیہ کوئٹہ ٹیچر گورنمنٹ سپیشل ہائی سکول کوئٹہ
گواہ شد: عبدالرشید شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ

نمبر ۱۵۲۳۰: میں مرزا انور بیگ ولد مرزا محمد جمیل بیگ قوم مغل پیشہ سروس عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں یا جدی جائیداد میں مجھے کوئی حصہ ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم مرزا انور بیگ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔
گواہ شد: محمد شریف اشرف پرائیویٹ سیکرٹری
گواہ شد فتح دین سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ

نمبر ۱۵۲۳۱: میں خورشید بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری۔ عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

حق مہر تین صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی دو تولہ اڑھائی ماشہ۔ قیمت فی تولہ یکصد پندرہ روپے کے حساب سے اس کی قیمت -/۲۵۳ روپیہ بنتی ہے۔ کل میزان بمع حق مہر -/۵۵۳ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقط المرقوم ماسٹر محمد شفیع خاوند موصیہ محاسب انجمن احمدیہ شیخ پور
الامۃ: نشان انگوٹھا خورشید بیگم
گواہ شد ماسٹر محمد شفیع سکنہ شیخ پور
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۵۲۳۲: میں طالع بی بی زوجہ شریف دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

حق مہر مبلغ چار صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی و نقرہ اس وقت کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم ماسٹر محمد شفیع محاسب انجمن احمدیہ شیخ پور
الامۃ: نشان انگوٹھا طالع بی بی زوجہ شریف دین سکنہ شیخ پور
گواہ شد: نشان انگوٹھا مہر شریف دین خاوند موصیہ سکنہ شیخ پور
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

سیاسی جماعتوں کے سرمایہ کی واپسی کیلئے

کوئی درخواست پیش نہیں کی گئی

کراچی ۱۴ مارچ۔ ڈسٹرکٹ جج کراچی کے روبرو کوئی درخواست اس مضمون کی پیش نہیں کی گئی کہ کراچی کے بنکوں میں مختلف سیاسی جماعتوں مسلم لیگ۔ جماعت اسلامی۔ ری پبلکن پارٹی۔ کرشک سرامک پارٹی کا جو سرمایہ رک چکا ہے۔ اس کو بحق سرکار ضبط نہیں کیا جاسکتا۔

واضح رہے کہ کراچی کے چیف کمشنر مسٹر این۔ ایم خاں نے ۹ مارچ کو کراچی کے تمام بنکوں کے نام ایک مراسلہ میں کہا تھا کہ کراچی ایڈمنسٹریشن بنکوں میں پڑے ہوئے سیاسی جماعتوں کے سرمائے کو بحق سرکار ضبط کرنا چاہتی ہے۔ بنکوں سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ وہ مذکورہ سرمائے کو نہ کسی کو دے سکتے ہیں اور نہ ہی اس کا انتقال کسی دوسرے کے نام کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لئے کراچی انتظامیہ سے پیشگی تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔

(تسنیم لاہور)

درخواست دعا

میری خالہ فتح بی بی صاحبہ (اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب) بوجہ فالج سخت بیمار ہیں بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(نصرت بی بی اہلیہ چوہدری فیض محمد)

وزرائے خارجہ کی کانفرنس بلانے کی تجویز

واشنگٹن ۲۷ مارچ۔ مغربی طاقتوں نے روس کو یہ تجویز پیش کی ہے کہ گیارہ مئی کو جنیوا میں چاروں بڑے ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

امریکہ برطانیہ اور فرانس نے روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کے ۲ مارچ کے مراسلوں کے جوابات ماسکو بھجوا دیئے ہیں اگرچہ تینوں حکومتوں کے جوابات کی عبارت ایک جیسی نہیں۔ لیکن ان کا مفہوم ایک ہے۔ معاہدہ شمالی اوقیانوس کی کونسل نے اس کی منظوری دے دی تھی۔ تینوں مغربی ملکوں کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے کہ گیارہ مئی کو جنیوا میں چاروں ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد ہو۔ اور اس کے بعد موسم گرما میں سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے

اطلاع ملی ہے کہ مغربی ملکوں کی طرف سے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ وزرائے خارجہ کو برلن کے موضوع اور مغربی جرمنی سے معاہدہ صلح کرانے کے سوال پر بحث کرنی چاہیئے اور ان کے سامنے مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ چاروں ملکوں کے اختلاف کو کم سے کم سطح پر لایا جائے اور زیادہ سے زیادہ مفاہمت پیدا کی جائے۔

نصابی کتابوں کی مدت میں توسیع

لاہور ۲۷ مارچ۔ ڈائریکٹر تعلیم نے سابق ریاست بہاولپور کے مڈل اور پرائمری سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹرسوں کو ہدایت کی ہے کہ نصاب کی جو کتابیں ان کے لئے تجویز کی گئی ہیں ان میں کوئی رد و بدل نہ کریں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کی پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی نصاب کی موجودہ کتابوں کی مدت میں ایک سال یعنی یکم اپریل ۵۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۶۰ء تک کی توسیع کر دی گئی ہے۔

سرگودھا میونسپلٹی کے ایڈمنسٹریٹر

سرگودھا ۲۷ مارچ مسٹر عبدالسعید مرزا ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس (اینٹی کرپشن) کو سرگودھا میونسپل کمیٹی کا ایگزیکٹو آفیسر مقرر کیا گیا ہے توقع ہے کہ مسٹر عبدالسعید مرزا یکم اپریل تک اپنے نئے عہدے کا چارج لے لیں گے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر اعظم کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کو ایک اور خط لکھا ہے اس خط کے مندرجات معلوم نہیں ہو سکے۔

انسداد ملیریا کا تربیتی کورس

لاہور ۲۷ مارچ۔ لاہور میں عنقریب انسداد ملیریا کا چھ ہفتے کا تربیتی کورس منعقد ہوگا۔ اس کورس کے دوران میں صوبہ کے ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں۔ سول سرجنوں اور محکمہ صحت کے دوسرے عملہ کو ضروری تربیت دی جائے گی سکورس میں جو افراد شامل ہوں گے وہ مغربی پاکستان کے مختلف متاثرہ حصوں میں ملیریا کے انسداد کے لئے کام کریں گے۔

غیر سرکاری صنعتوں کی ترقی کے منصوبے کا اعلان

منصوبہ تیس کروڑ روپے کی لاگت سے اٹھارہ مہینوں میں مکمل ہوگا

کراچی ۲۷ مارچ۔ حکومت پاکستان نے تھوڑی مدت کے ایک صنعتی منصوبہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ منصوبہ غیر سرکاری صنعتوں کی ترقی کے بارے میں ہے۔ اور اس کی تکمیل صنعتوں کو قرضہ دینے والی اور صنعتوں میں سرمایہ لگانے والی کارپوریشن کی امداد سے کی جائے گی۔ یہ منصوبہ اٹھارہ ماہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ اور اس پر تیس کروڑ روپیہ خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔

اس منصوبہ کے دو بڑے مقصد ہیں (۱) موجودہ صنعتوں کو متوازن بنایا جائے (۲) غیر سرکاری وسائل سے نئے کارخانے قائم کئے جائیں۔

اس سلسلے میں جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ موجودہ کارخانوں کو متوازن بنانے اور انہیں نئے سانچے میں ڈھالنے کے کام پر اٹھارہ کروڑ روپیہ سے زیادہ خرچ کیا جائے گا۔ اور باقی ماندہ روپیہ ایسے نئے کارخانوں کے قیام پر صرف کیا جائے گا جن کی ملک کو سخت ضرورت ہے۔ اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس منصوبے پر کتنا زرمبادلہ صرف کیا جائے گا اور کتنا پاکستانی روپیہ صرف ہوگا۔ منصوبے کو سرخ فیتے کی زد سے بچانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ صنعتوں کو قرضہ دینے والی اور سرمایہ لگانے والی کارپوریشن براہ راست متعلقہ کاروباری لوگوں کی درخواستوں پر خود غور کر کے ان کے لئے قرضے کا انتظام کرے۔

اس منصوبے کے مطابق مغربی پاکستان میں سوڈا کاسٹک، سوڈا ایش اور ٹیکسٹائل مشینری کیلئے فالتو پرزے فراہم کرنے والے کارخانے کھولے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دوائیں تیار کرنے کے کارخانے قائم کرنے کی طرف بھی توجہ دی جائے گی۔

مشرقی پاکستان میں جو نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے ان میں دواؤں کا کارخانہ، سوڈا کاسٹک کا کارخانہ اور پٹ سن کے کارخانوں کے لئے فالتو پرزے فراہم کرنے والا کارخانہ بھی شامل ہوں گے۔ ایسے کارخانوں کی اصلاح کی جائیگی جن میں ناریل کا ریشہ استعمال ہوتا ہے۔ مشرقی پاکستان میں پھلوں کو ڈبوں میں محفوظ کرنے کی صنعت بھی قائم کی جائے گی۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

وہ دیانت اور امانت کا مجسمہ ہوں۔ اور نہ صرف اپنے اچھے مفوضہ کام کی وجہ سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچائیں۔ بلکہ اپنی دیانت، اپنے اخلاص، اپنی نیک نیتی اور اپنے اسلامی اصولوں کی وجہ سے نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی مثال بنیں۔

آجکل سکولوں میں کلاس بندی ہونے والی ہے۔ احمدی والدین کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو خرد سال سے ہی ربوہ بھیجیں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کریں۔ تاکہ وہ اچھی تعلیم و تربیت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ حاصل کریں۔

درخواستِ دعا

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم بشارت احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ سخت بیمار ہیں۔ احباب خاص توجہ سے صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

مکرم مولوی صاحب موصوف بھی ایک عرصہ سے گلے کی نالی میں تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔